اک پیاسا انسان

اک پیاسا انسان دریا دل انسان
آبِ بقا کا سر چشمہ ہے کوثر کی ہے جان

جامِ ولا کے پینے والے جس کی پیاس پہ مرتے ہیں
جس کی پیاس کو ساحل ساحل سجدے سمندر کرتے ہیں
جس کے دریا دیوانے ہیں عاشق ہیں طوفان

ابرِ رحمت برس رہا ہے جس کی پیاس کے صدقے میں
سارا جہاں سیراب ہوا ہے جس کی پیاس کے صدقے میں
آبِ رواں کیا آبِ زم زم سب اِس پر قربان

پیاس نے جس کے بَل بوتے پر دریاؤں پر راج کیا
مظلوموں کو طاقت بخشی ظالم کو محتاج کیا
جس کی پیاس کے ساغر پی کر دین چڑھا پروان

جس پیاسے کے نقشِ قدم بھی رحمت کے پرنالے ہیں
جس کے اِک دیدار پہ قرباں بینائی کے پیالے ہیں
جس کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے آج تلک قرآن

368

بحرِ شجاعت بحرِ سخاوت بحرِ اطاعت سب اِس کے
عشق کی ندیاں حسن کے جھرنے چشمۂ رحمت سب اِس کے
دونوں جہاں کی ہر اِک شے پر جس نے کیا احسان

جس کی پیاس نے بڑھتے بڑھتے طوفانوں کو گھیر لیا
ظلم و ستم کی ہر سازش پر پیاس نے پانی پھیر دیا
دشتِ بلا کو جس نے بنایا ظلم کا قبرستان

کہتے ہیں شبیرؑ اُسے اور شبرؑ اُس کا بھائی ہے
خود یہ محمدؐ کا ہے نواسہ اور زینبؑ ماں جائی ہے
ماں زہراؑ ہے باپ علیؑ ہے دادا ہے عمرانؑ

اِس کے قدموں کی مٹی سے حُسن کے زیور بنتے ہیں
اِس کی پاکیزہ چوکھٹ کے ذرے گوہر بنتے ہیں
اِس کی یاد میں بہنے والے آنسو ہیں مرجان